حقیقت

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

مذہب کا جو فاہدہ لینا چاہیئے وہ باطنی ہے۔ ظاہری فائدہ کسی کام کا نہیں۔

آپ کو سب ظاہری کام چاہیئے، باطنی کام میں آپ کچھ دھیان نہیں دیتے ہیں۔ ظاہری سب کچھ دنیا کے متعلق ہے، آپ باطن پر نگاہ رکھیں۔ اگر آپ باطن کو دیکھیں گے تب ہی آپ کے کام ہوں گے۔

خدا کی مہربانی سے ابھی آپ کو پرانے گنان اور مختلف جگہوں پر کیئے گئے ہمارے فرامین کا فائدہ ملتا ہے۔ ایسا فائدہ پچھلے زمانے میں لوگوں کو نہیں ملتا تھا، جس کی وجہ سے دین سے ناواقف رہ کر شیطانی کام کرتے تھے۔ اِس اسماعیلی دین کے اندر شریعت، طریقت اور حقیقت کو وہ سمجھ نہیں سکے۔

آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ، جنہوں نے اپنے نام اسماعیلی مذہب میں رکھے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ، ہم اسماعیلی ہیں؛ لیکن اسماعیلی مذہب کیا ہے اور اُس کی خوبی کیا ہے اُس کے متعلق اُنہیں کچھ معلوم نہیں، وہ نادان ہیں۔

آپ کا مذہب بہت کٹھن اور مشکل ہے۔ جماعت خانے میں ہمیشہ دعا پڑھنے کے لئے آنا وہ مشکل نہیں؛ وہ سہل اور آسان کام ہے۔

پھل کا اوپر کا چھلکا دیکھنے میں اچھا لگتا ہے، مگر پھل کے اندر کا مغز کھائیں گے تب لذّت اور مٹھاس آئے گی۔

ابھی جو فرامین ہوں، جن میں، آپ کے روح کی نجات ہو، وہ پڑھیں۔

آپ مغز کو چھوڑ کر چھلکے کھاتے ہیں، مگر اصل خوبی کے متعلق آپ تلاش نہیں کرتے۔

آپ ایسے کام کریں کہ، خدا آپ سے راضی ہو۔ سجدے کرنے، رکوع میں جانا یہ تو آسان ہے، مگر حقیقت کی پیروی کرنا مشکل ہے۔

آپ سڑک پر فضول بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دل میں یہ سمجھتے ہیں کہ، ہم خوجے ہیں؛ اُس سے کیا فائدہ؟

جس طرح مُرغی زمین پر سر پٹکتی ہے یوں کتنے دن تک آپ زمین پر سر پٹکتے رہیں گے؟ آپ اوپر جانے کا خیال کریں؛ یعنی کہ، اپنے روح کا خیال آسمان پر جانے کا رکھیں۔

آپ کے سر پٹکنے سے خدا آپ کے قریب نہیں ہو گا۔ نیک اعمال کریں گے تو خدا آپ کے قریب ہو گا۔ انشاء اللہ! ہمارے فرمان پر چلیں گے تو آپ کو فائدہ ہو گا۔

آپ پر لازم ہے کہ، ہمارے فرامین سُن کر آپ کا دل آئینے کی طرح صاف کریں گے تو خدا آپ کے قریب ہو گا۔

یہ جو تمام فرامین ہوتے ہیں، وہ آپ سمجھیں۔ حقیقت اور شریعت کیا ہے؟ یہ اور ہی صحبت ہے۔ 'یہ' اور 'وہ' کبھی بھی ایک ہونے والے نہیں ہیں۔ کبھی بھی ایک نہیں ہوں گے۔ 'یہ' کتاب، روزہ، نماز اور بندگی کو چاہتے ہیں۔ 'وہ' اُمید آزادی کی رکھتے ہیں۔ یہ دو باتیں ہیں، دونوں کے خیالات مختلف ہیں۔ ہمارے لئے بہت محنت ہے۔

’وہ‘ بے علم کس طرح خوش ہوں؟ ’وہ‘ حقیقت کو پکڑتا نہیں۔ اُسے حقیقت چاہیئے ہی نہیں۔ جو بے علم ہیں وہ حقیقت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

لیکن جو حقیقتی ہیں وہ دوسرے راستے پر چلتے ہیں۔ جیسے پہلے (۱) حضرت عیسیٰؑ (۲) پیر صدر دین (۳) ناصر خسرو (۴) پیر شمس (۵) مولانا رومی، اِس طرح کے لوگ حقیقت کے راستے پر چلے۔ یہ راستہ نادان کے لئے بہت مشکل ہے۔

آپ اپنے مذہب میں مضبوط اور مستقیم رہنا۔ ظاہر پرست یعنی باہر کی چیزوں کو ماننے والے خراب ہیں۔ باطن پرست یعنی باطنی چیزوں کو ماننے والے بہتر ہیں۔ آپ باطن پرست بننا۔

آپ روح پرست ہیں لہذا آپ کو روح پرست ہی رہنا چاہیئے۔ ظاہر میں ہاتھ پیر دھو کر دوستی رکھنے کے دین پر عمل کرنے والے مولا کے دین میں کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے، اِس لئے آپ کو روح پرست رہنا چاہیئے۔

ہمارے درویشی مذہب کو حقیقتی کہا جاتا ہے۔ حقیقتی دین پر عمل دل کے اندر کرنا چاہیئے۔

گنان پر چلیں تو سچّا دین ملا۔ اب تک گنان کے مطابق چلے تو سچّے راستے پر رہے۔

گنان کے راستے پر چلیں تو ہم یہاں بھی خوش ہیں اور وہاں بھی خوش ہوں گے۔

علم کے ذریعے پہاڑ جیسے مشکل معاملات آسان کر دئے جاتے ہیں۔
آپ کے لئے علم ہیں وہ ’گنان‘ ہیں۔

جس طرح گنان پڑھتے ہیں اُس طرح ہمارے فرامین پڑھنا۔ جس طرح گنان کی معنی نکالتے ہیں اُسی طرح ہمارے فرامین کی بھی معنی نکالنا۔ ہمارے فرامین وہی گنان ہیں۔

کچھ ایسے ہیں کہ جو، دوسروں پر نظر رکھتے ہیں، مگر اِس طرح نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر ایک کو اپنے آپ کے متعلق خیال کرنا چاہیئے اور اپنا اپنا راستہ ڈھونڈھ لینا چاہیئے۔

خدا نے سب کو عقل دی ہے، اُس کے مطابق خیال کرکے اپنے دین پر مستقیم رہنا چاہیئے۔ آپ کو جس معاملے میں سمجھ نہ آئے وہ ہم سے پوچھیں تو، ہم آپ کو دین کا خلاصہ دیں۔

آپ کو فرمانے کا ہمارا مطلب یہ ہے کہ، آپ کو اپنا مغز پُہنچانا چاہیئے؛ جس سے فوراً آپ کو دین روشن ہو جائے گا۔

ہمارا دین ہے اُس کے متعلق، عقل سے خیال کریں گے تو، زیادہ روشنی حاصل ہوگی۔ ہمارا دین عقل پر قائم ہوا ہے۔ عقل کے بغیر دین کا جائزہ لیں گے تو، زیادہ سمجھ نہیں آئے گی، اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا، مگر عقل سے خیال کریں گے تو، زیادہ سمجھ آئے گی۔

جب آپ علم پڑھتے ہیں تب بیٹھ کر خیال کریں۔ اِس طرف بھی خیال کریں اور اُس طرف بھی خیال کریں۔ جب آپ بہت خیال پہنچائیں گے تب اُس میں سے تھوڑا بہت سمجھ سکیں گے۔

آپ کا دین عقل پر ہے، اُسے آپ نے تراٹی پر رکھ دیا ہے، اُسی وجہ سے

کمی رہ جاتی ہے۔ آپ بادام کے چھلکے کھاتے ہیں لیکن، بادام کے مغز کی لذّت آپ نے نہیں چکھی۔ آپ مغز کھائیں تو، دین کا زیادہ پتہ چلے اور آپ کو زیادہ اعتبار اور خوشی حاصل ہو۔

دین پر عمل کرنا وہ دل کے اندر کا کام ہے۔ مومن اور مُرشد کے درمیان ایک راستہ ہے۔

ایماندار مومن اگر لاکھوں گاؤں ہم سے دور ہو پھر بھی ہم اُس کے نزدیک ہیں اور بے ایمان اگر ہمارے حضور میں ہو اور وہ بے ایمان ہمیں اپنے جیسا سمجھے تو ہم اُس سے اُسی طرح کی دوستی رکھتے ہیں۔

مومن کا دل ٹیلی گراف اور ٹیلی فون کی طرح ہے، جس کے ایک سِرے پر مُرشد اور دوسرے سِرے پر مومن ہے۔ جب آپ ہمیں یاد کرتے ہیں تب، اُسی وقت آپ بھی ہمیں یاد آتے ہیں۔

آپ ہمارے فرامین ہمیشہ دل میں رکھنا، جس سے آپ کے دل روشن ہوں گے۔

آپ کو ہیرے، موتی، جواہرات عنایت کیئے ہیں۔ اُنہیں آپ نہیں پہچانتے اور پھینک دیتے ہیں، اُس میں آپ کو بہت نقصان ہے، لہذا اچھی طرح سنبھالیں۔ آپ کے پاس جواہرات کی گٹھڑی کھول کر آپ کو بتائی ہے، اُسے آپ اچھی طرح سنبھالیں۔

آپ ابھی نہیں سمجھتے مگر مر جائیں گے تب، فائدے کا صحیح احساس ہو گا۔
جواہرات کو نہ پہچانے تب تک قدر نہیں ہوگی۔ مر جائیں گے تب احساس ہو گا۔

ہمارے فرامین جواہرات کے مانند سمجھنا۔

آپ کے پاس بہت قیمتی سچّا ہیرا ہو اور آپ ریل گاڑی میں بیٹھے ہوں، آپ کے ساتھ چور ہو تو کیا آپ سوئے رہیں گے؟ نہیں سوئیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ، آپ کا دین جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

آپ کے دین سے بہتر دوسرا کوئی دین نہیں ہے۔ ہزاروں ہیرے اور جواہرات ہوں اور وہ انمول قیمت کے ہوں پھر بھی وہ آپ کے دین کے ایک بال کے برابر نہیں ہو سکتے۔ آپ کا دین ایسا انمول ہے، لہذا آپ اپنے دین سے غافل نہیں رہنا۔

ہم نے آپ کو ہیرے، جواہرات جیسے فرامین فرمائے ہیں، وہ بھول نہیں جانا۔ اِن جواہرات کو دل نُما خزانے میں سنبھال کر رکھنا۔ آپ کا ایمان ثابت رکھنا، اور پہاڑ جیسا مضبوط کرنا۔

ہر ایک کو اپنا ایمان سنبھالنا چاہیئے۔ جو سونا ہو گا اُس کی ویسی قیمت ہو گی، چاندی ہو گی تو اُس کی ویسی قیمت ہو گی، تانبا اور لوہا ہو گا تو اُس کی اُس کے مطابق قیمت ہو گی۔ پتھر کی کیا قیمت ہو گی؟ آپ سچ اور جھوٹ کو پہچانیں۔ انشاءاللہ، ہمیں پہچاننے والے جواہرات ہیں، جن کی ایک رتّی کی قیمت سو گُنا ہے۔

ایمان ہے وہ اپنے ہاتھ میں ہے۔ اگر آپ کو آخرت چاہیئے تو اپنے روح کو خدا کے عشق اور محبّت میں رکھنا۔ ہمیشہ خدا کے خیال میں رہنا۔ خدا کا خیال ایک پل بھی نہیں بھولنا۔

دیکھیں! پروانہ ہے وہ، بتّی کی روشنی دیکھ کر عشق اور محبّت کے ساتھ اپنی

جان جلا دیتا ہے۔ اُنہیں اتنی محبّت اور عشق ہے کہ، کئی پروانے جان دے دیتے ہیں۔ آپ کو بھی ایسی ہی محبّت خداوند تعالیٰ کے لئے رکھنی چاہیئے۔ آپ ایسے عاشق بنیں۔

انسان پر لازم ہے کہ، امام کو اپنے دل میں جگہ دے۔ آپ اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھیں۔ بڑائی چھوڑ دیں تو امام آپ کے دل میں رہے؛ مگر وہ رسومات پر آپ عمل نہیں کرتے۔

یہاں آپ ہمارے پاس ایک دن بیٹھے، اُسی طرح ایک مہینہ بھی بیٹھے رہیں پھر بھی آپ کو کیا فائدہ ہو؟

صرف ہمیں دیکھ کر آپ خوش ہوں اُس میں کیا فائدہ ہو؟ آپ ہمارے فرامین سُن کر دل میں رکھنا۔ آپ ہمیں دیکھیں اور دین کے فرمان کے مطابق نہیں چلیں تو کیا فائدہ ہو گا؟

ہم ظاہر میں یہاں آئے ہیں اور آپ ہمارا دیدار کرتے ہیں۔ ظاہر میں ہم آپ کے پاس نہ بھی ہوں، یعنی یہاں سے غیر حاضر ہوں پھر بھی آپ کے دل ایسے پاک اور صاف رکھیں کہ، جس سے آپ کے دل میں ہمیں روبرو دیکھیں۔

اگر ہمارے فرمان پر اچھی طرح توجہ دیں گے تو، اِس دنیا اور اُس دنیا دونوں میں، آپ اچھی طرح سے رہیں گے۔ ہم آپ کے پاس رہیں گے اور آپ کا روح پاک اور صاف رہے گا۔

مرتضیٰ علیؑ کے حضور میں جانے والے ہیں وہ باطنی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ مرتضیٰ علیؑ کو وہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں مگر، باطن سے مولا علیؑ کا نُور دیکھتے ہیں۔

خدا تو اپنے بندے کو اور پوری خلقت کو دیکھتا ہے مگر انسان اُسے نہیں دیکھ سکتا؛ کیونکہ، اُس کے آگے پردہ ہے۔ جب آگے پردہ ہو تب خود کس طرح دیکھ سکے؟ جب وہ خدا کو نہیں دیکھ سکتا تب اُس کے خیالات خدا کی طرف رہ نہیں سکتے؛ کیونکہ، وہ خدا کو نہیں دیکھتا۔ اِس وجہ سے اُس کا دھیان خدا کی طرف رہ نہیں سکتا۔

خدا کو جو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھے تو، اُس کی آنکھیں اندھی ہیں۔

حاضر امام کو پہچان کر عبادت کریں اُسی کی عبادت قبول ہو اور کام آئے اور سب اچھا ہو۔ خانہ ودان۔

آپ میں جو جوان بچّے ہیں اُنہیں دین کا علم اور گنان سکھائیں گے تو آپ کے بچّے بہت نیک ہوں گے۔ اگر آپ اُنہیں علم نہیں سکھائیں گے تو وہ گدھے جیسے ہو جائیں گے اور دو لفظ کہیں گے، مُنہ سے بَک بَک کریں گے اور کہیں گے کہ، ہم نے عبادت بندگی کی۔

زبان کی عبادت تو حیوان بھی کر سکتے ہیں۔ وہ کس کام کی ہے؟

آپ حرام خوری اور دشمنی کریں، نافرمانی کے کام کریں، اُس کے بعد عبادت کریں، یہ تو شیطان کی عبادت کہلائے۔

دنیا کو ڈھونگ کرکے دکھانے کی عبادت وغیرہ کو بھی گناہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

بیت الخیال والوں کی بندگی، مخفی یعنی باطنی ہے اور تنہائی میں کی جاتی ہے۔

جو سچّے حقیقتی مومنین ہیں اُنہیں فائدہ ہوتا ہے؛ اپنے آپ ہوتا ہے۔

جو ہمارے فرمان پر عمل کرتے ہیں، وہی حقیقتی مومن ہیں۔

مُرشد کے فرمان کو جو تعظیم دیتے ہیں، وہ بڑے ہیں اور حقیقتاً دین کا مطلب بھی یہی ہے۔

آپ کا دین ایسا ہے کہ، اُس پر عمل کریں تو فرشتے اور ملائک جیسے بن جائیں۔

ہمارا دین سیدھی سڑک کی طرح ہے۔ آپ سڑک پر سیدھے چلے جائیں گے تو، آپ کے گاؤں پہنچ جائیں گے؛ یعنی کہ، آپ کے اصل نُورانی مقام پر پہنچیں گے۔

انسان رات دن پیسے پیدا کرے، اور اچھے کام کرے پھر مر جائے، اُس میں کیا فائدہ؟

ہمیشہ بندگی کرنے کے باوجود اگر آزادی میں نہ پہنچے تو کیا حاصل؟

آپ بندۂ خدا ہو۔ خدا رحم الرحمٰن ہے، تو کیا وہ آپ کو کسی وقت آزاد نہیں کرے گا؟ ہم نہیں کہتے کہ، اِس دنیا کے بعد بھی آپ اُس آزادی میں پہنچ سکیں گے۔ یہ سب سیدھے راستے پر چلنے اور اعلیٰ ہمّت پر منحصر ہے۔ یہ سب آپ کے ہاتھ میں ہی ہے۔

ہم ہمارے دل سے آپ کو دعا کرتے ہیں کہ، "خدایا! اُن کے دلوں میں ایسی طاقت بخش کہ، آزاد ہوں، حقیقتی ہوں، خرابی سے دور بھاگیں، صحیح راستہ اختیار کریں اور سیدھے راستے پر چلیں۔"

"خدایا! اُنہیں حقیقتی آنکھیں بخش۔" یہ دعا تمام دعاؤں سے بڑھ کر ہے۔

ہماری دعا تو جو ہمّت والے ہیں، اُنہیں ہی کام آتی ہے۔

ساری دنیا کی لذّتوں سے دور رہے ایسا روزہ رکھے، تب باطنی آنکھ اور کان

ہیں، وہ کھُلیں۔

انسان کے پاس اتنی قدرت نہیں کہ، آدمی کو پیدا کر سکے، لیکن اِس طرح دیکھے کہ جس سے، خدا کے بھید اور کرامات کا پتہ چلے۔

آپ کہتے ہیں کہ، ہم مومن ہیں؛ تب ہم پوچھتے ہیں کہ، حیوان کی نسبت کون سا ہُنر آپ میں زیادہ ہے؟

ایک گھنٹہ خیال کرنا کہ روح کیا ہے؟ اِس طرح کی عادت ہو تب مومن بن سکے۔

ایسے ایسے خیال کریں گے تب ہی مومن کی خوبیاں اور دین کا پتہ چلے گا۔

گدھے جیسے لوگ آ کر ہمیں پوچھتے ہیں کہ، ہم کیا کریں؟ ہمارے خیال دنیا پر ہیں اور عبادت بھی زبان کی ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں؟ اِس لئے ہمیں کان بند رکھ کر چُپ بیٹھنا پڑتا ہے۔

جب آپ انسان کو دیکھتے ہیں، تب انسان کی شکل دکھائی دیتی ہے۔ ہاتھ، پیر، مُنہ، آنکھیں، سب دکھائی دیتے ہیں، لیکن روح دکھائی نہیں دیتا۔

آپ روح کو دیکھنے کی جستجو کریں۔

خدا کے نُور کا چراغ آپ کے اندر ہے، آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ چراغ ہمیشہ آپ سب میں ہے۔ اُسے آپ دیکھیں، آپ اُسے پوچھیں، آپ اُسے نہیں پوچھیں گے تو آپ کو کہاں سے پتہ چلے گا؟

آپ نیاز پیتے ہیں، تب بعد میں خالی پیالی آنکھوں پر کیوں لگاتے ہیں؟

آپ نیاز - آبِ شفا پیتے ہیں، اُس میں مِٹی اور پانی سے کچھ آپ کا دل صاف

نہیں ہوتا؛ دل کس طرح صاف ہو، اُس کا آپ کو خیال نہیں۔

جس اعتقاد، ایمان اور سچّائی سے آپ آبِ شفا پیتے ہیں، اُس سے دل صاف ہوتا ہے۔ اگر دل میں سچّائی نہ ہو، تو صرف مِٹّی اور پانی کا نیاز پینے سے کوئی فائدہ نہیں۔

جو ہمارے ظہور کو نہیں پہچانتا اُسے مِٹّی اور پانی پینے سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

ہمارے فرامین سُن کر ایک فرد بھی اُس کے مطابق عمل کرے تو کافی ہے۔

ہمارے فرامین دل میں رکھ کر ہمیشہ دھیان میں لینا۔

دل پاک رکھنے سے نجات ملتی ہے۔

نُور کو دیکھنے کے لئے ایمان صاف ہونا چاہیئے۔

اگر آپ پاک آنکھوں سے دیکھیں گے تو ہر ایک میں خداوند تعالیٰ کا نُور دیکھیں گے۔

دنیا میں ہمیشہ (۳۱۳) تین سو تیرہ مومن ہوتے ہیں۔ اگر یہ تین سو تیرہ افراد نہ ہوں تو دنیا نہیں چل سکے۔

تین سو تیرہ حقیقتی ایک دل ہوں اور سانپ جیسی عقل رکھ کر کبوتر جیسے غریب بنیں تب، ظہورات ہو گی۔

ایسا کہا گیا ہے کہ، عقل سانپ جیسی چاہیئے اور دُکھ ہو تب کبوتر جیسا بننا چاہیئے۔

انسان ظالم ہو اُس سے مظلوم بننا اچھا ہے۔

دوزخ کے دُکھ اور بہشت کے میوے کا دنیا کو پہلے سے علم ہو اور دیکھے تو،
دنیا کی درکار نہیں رکھے۔

آپ بچّے کی مانند دین کو دور کر کے دنیا کے ساتھ کھیلتے ہیں؛ ہمیں سب
روشن ہے۔